روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
ہفتہ 13 جولائی 2013ء 3 رمضان 1434 ہجری 13 وفا 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 159

ارشادات عالیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو شخص صحت میں رمضان کا مہینہ پائے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ رمضان کی برکتوں سے فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کرے روزے بھی رکھے۔نوافل بھی ادا کرے۔غرباء کا خیال بھی رکھے۔خدا تعالیٰ کی راہ میں سخاوت کا مظاہرہ بھی کرے۔اپنے بھائیوں کی غم خواری اور ان سے ہمدردی بھی کرے۔تمام بنی نوع انسان سے محبت کا سلوک کرے اور اپنی زبان کو اور دوسرے جوارح کو ان اعمال سے بچائے رکھے جو خدا تعالیٰ کو ناراض کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ اس کثرت تلاوت اور کثرت نوافل اور روزے رکھنے کے نتیجہ میں ہدایت کے، بینات کے اور نور من اللہ کے سامان پیدا کرے گا۔

اللہ تعالیٰ یہاں بیان فرماتا ہے کہ جو شخص بیمار ہو یا سفر پر ہو وہ کسی اور وقت رمضان کے روزوں کی گنتی کو پورا کرے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میرا ارادہ ہے کہ اس طرح میں اپنے بندوں کے لئے سہولت کے سامان پیدا کروں۔مومن وہی ہوتا ہے جو اپنے ارادہ اور خواہش کو چھوڑ دیتا ہے اور خدا کے ارادہ کو قبول کرتا ہے۔پس یہ مومن کی علامت ہے کہ وہ سفر میں اور بیماری میں اپنی شدید خواہش کے باوجود۔اپنی اس تڑپ کے باوجود کہ کاش میں بیمار نہ ہوتا یا سفر میں نہ ہوتا۔روزہ نہیں رکھتا۔کیونکہ وہ جانتا ہے کہ نیکی اس بات میں نہیں کہ میں بھوکا رہوں۔بلکہ نیکی یہ ہے کہ میں اپنے ارادہ کو خدا تعالیٰ کے ارادہ کے لئے چھوڑ دوں (۔) دوسرے اس ارادہ کا اظہار کیا گیا ہے کہ میں نے رمضان کی عبادتیں تم پر اس لئے واجب کی ہیں اور قرآن کریم کی شریعت تم پر اس لئے نازل کی ہے کہ تم پر میرے قرب کی وہ راہیں کھلیں جو تمہاری روحانی خوشحالی کا باعث ہوں اور جو مشکلات تمہاری روحانی تشنگی کے نتیجہ میں پیدا ہو سکتی ہیں ان سے تم محفوظ ہو جاؤ پس تمہیں اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔

ولتکملوا العدۃ اس کے کئی معانی ہو سکتے ہیں۔لیکن ایک معنی یہ بھی ہیں کہ تا تمہاری زندگی کے یہ چند روز جو تم اس دنیا میں گزارتے ہو اپنے کمال کو پہنچ جائیں۔کمال کے معنی عربی میں یہ ہوتے ہیں کہ جس غرض کے لئے کوئی چیز پیدا کی گئی ہے۔وہ غرض پوری ہو جائے اور انسان کو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔خدا تعالیٰ کی بندگی اور عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ سارا انتظام میں نے اس لئے کیا ہے کہ تم اس غرض کو پورا کر لو اور اپنے اس مقصد کو حاصل کر لو جس غرض کے لئے تمہیں پیدا کیا گیا ہے۔اور جو مقصد تمہارے سامنے رکھا گیا ہے۔پھر اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ اگر تم واقعہ میں خلوص نیت سے یہ عبادتیں بجا لاؤ گے تو میری طرف سے ہدایت اور بینات اور نور کو حاصل کر لو گے لیکن شیطان خاموش نہیں رہے گا وہ کوشش کرے گا کہ تمہیں اس مقام سے گرا دے پس اپنی ہدایت کو قائم رکھنے کے لئے اور ان نعماء کو زوال سے بچانے کے لئے جو اللہ تعالیٰ رمضان کے مہینہ میں تمہیں عطا کرے ایک گُر ہم بتاتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ (۔) ہدایت اور روشنی اور حکمت سیکھنے کے بعد تمہارے دل میں کبر نہیں پیدا ہونا چاہئے۔تمہیں یہ خیال نہیں ہونا چاہئے کہ تم نے اپنی کسی خوبی کے نتیجہ میں اس مقام کو حاصل کر لیا ہے۔بلکہ جب بھی اللہ تعالیٰ کی کوئی نعمت تم پر نازل ہو لتکبرو اﷲ تم اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور اس کی عظمت کو بیان کرو۔

اپنے نفس کو بھول جاؤ اس طرح وہ نعمتیں جو تمہیں عطا کی جائیں گی۔انجام تک تمہارے سامنے رہیں گی۔تمہارا انجام بخیر ہوگا اور یہ طریق ہے۔شکر ادا کرنے کا لعلکم تشکرون اس کے بغیر تم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کر سکتے۔

(الفضل یکم اکتوبر 1972ء)

اچھی جدت

حضرت عبدالرحمٰن بن عبدالقاری بیان کرتے ہیں کہ رمضان کی ایک رات میں حضرت عمر بن خطابؓ کے ساتھ مسجد کی طرف نکلا تو کیا دیکھتے ہیں کہ لوگ الگ الگ گروہوں میں بٹے ہوئے ہیں۔کوئی شخص اکیلے نماز پڑھ رہا ہے اور کوئی شخص ایسے طور پر نماز پڑھ رہا ہے کہ اس کی اقتداء میں چند ایک لوگ نماز پڑھ رہے ہیں تو حضرت عمرؓ نے کہا کہ اگر ان کو ایک ہی قاری کی اقتداء میں اکٹھا کر دوں تو یہ بہتر ہوگا۔اور حضرت اُبی بن کعبؓ کی اقتداء میں انہیں اکٹھا کر دیا۔پھر آپ کے ساتھ میں ایک اور رات نکلا اور لوگ اپنے قاری کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے۔حضرت عمرؓ نے فرمایا: یہ کیا اچھی جدت ہے اور رات کا وہ حصہ جس میں یہ لوگ سوئے ہوتے ہیں اس حصہ سے افضل ہے جس میں نماز پڑھتے ہیں یعنی رات کا پچھلا حصہ افضل ہے اور لوگ شروع رات میں ہی تراویح پڑھ لیتے۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب فضل من قام رمضان حدیث نمبر:1871)

خدا کا انعام

قادیان دارالامان سے حضور انور کے براہ راست نشر ہونے والے پہلے تاریخی خطبہ جمعہ فرمودہ 16 دسمبر 2005ء کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”آج محض اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے، اس کی دی ہوئی توفیق سے مَیں اس بستی سے، حضرت اقدس مسیح موعود کی اس بستی سے، حضرت مسیح موعود کے خلیفہ اور نمائندہ کے طور پر مخاطب ہوں۔آج کا دن میرے لئے اور جماعت کے لئے دو لحاظ سے اہم ہے۔ایک تو میرا حضرت مسیح موعود کی اس خوبصورت اور روحانیت سے پُر بستی میں خلیفۃ المسیح کی حیثیت سے پہلی دفعہ آنا۔اور دوسرے جماعت احمدیہ عالمگیر کے لئے یہ ایک عجیب خوشی اور روحانی سرور کا موقع ہے کہ آج حضرت مسیح موعود کا ایک الہام ایک اَور نئی شان کے ساتھ پورا ہو رہا ہے۔گو کہ یہ الہام مختلف پہلوؤں سے بڑی شان کے ساتھ کئی دفعہ پورا ہو چکا ہے۔لیکن آج یہاں اس بستی سے اللہ تعالیٰ نے اس کو پورا کرنے کا، اس وعدے کو پورا کرنے کا نشان دکھایا ہے۔آج یہاں سے پہلی دفعہ ایم ٹی اے کے ذریعے حضرت مسیح موعود کا پیغام براہ راست دنیا کے کونے کونے تک پہنچ رہا ہے۔یہ ایم ٹی اے بھی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے اور فضل فرماتے ہوئے ایک انعام کے طور پر جماعت کو عطا فرمایا ہے۔اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود سے کئے گئے وعدوں کا یہ ایک عظیم الشان ثمر ہے۔اللہ تعالیٰ اس کو ہمیشہ حضرت مسیح موعود کے پیغام کو بڑی شان کے ساتھ دنیا کے کونے کونے میں پہنچانے کا ذریعہ بناتا رہے۔ہمارا کام ہے کہ نیک نیتی کے ساتھ خالصتاً اللہ کے ہوتے ہوئے دعاؤں اور استغفار کے ساتھ حضرت مسیح موعود کے اس پیغام کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچانے کی کوشش کرتے رہیں۔“

(خطبات مسرور جلد 3 صفحہ 719)

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوالات کی شکل میں

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013)

سفارشات مجلس شوریٰ 2013 کی روشنی میں خطبات جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے سوالات کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔جوابات کی اشاعت سے قبل آپ اپنے جوابات درج ذیل پتہ پر بھیج سکتے ہیں۔نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔یہ جوابات درج ذیل ایڈریس پر میل بھی کئے جاسکتے ہیں۔(nazarat.markazia@gmail.com)۔5 بہترین جوابات دینے والے احباب کے نام الفضل میں شائع کئے جائیں گے۔

سوالات خطبہ جمعہ

14 جون 2013

س:حضور انور نے یہ خطبہ جمعہ کہاں ارشاد فرمایا؟

س:حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں کن آیات کی تلاوت فرمائی؟

س:ان آیات میں کیا مضمون بیان کیا گیا ہے؟

س: پاکستان میں نئی حکومت کے متعلق حضور انور کی خدمت میں ایک لکھنے والے نے اپنی کس فکر کا اظہار کیا؟

س:حضور انور نے اس لکھنے والے کے سوال کے جواب میں کیا فرمایا؟

س: حضرت مسیح موعود کے زمانے میں حکومتی حوالے سے احمدیوں کو کس قسم کی مخالفت کا سامنا تھا؟

س:اصل (ـ) کون ہے؟

س:پاکستانی آئین احمدیوں کے متعلق کیا کہتا ہے؟

س: امریکہ،کینیڈا کے دورہ کے دوران ’’اسلام امن کا علمبردار‘‘ کے حوالے سے پریس والوں نے کیا سوال کیا اور حضور انور نے کیا جواب دیا؟

س: اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں دشمنوں سے حسن سلوک اور انصاف کے متعلق کیا تعلیم دی ہے؟

س: حقیقی (ـ) کے اوصاف بیان کریں؟

س: یو۔کے جماعت کے سو سال پورا ہونے پر منعقدہ فنکشن میں کتنے پارلیمنٹیرین شامل ہوئے؟

س: اس موقع پر حضور انور کی تقریر کا کیا موضوع تھا اور اس کا سامعین پر کیا اثر ہوا؟

س: اللہ تعالیٰ جو دلوں کے حالات جاننے والا ہے کس بات کا اعلان فرماتا ہے؟

س:حضور انور نے من اسلم وجھہ للّٰہ کی تشریح میں کیا فرمایا؟

س: حضور انور نے وھو محسن کے کیا معنی بیان فرمائے ہیں؟

س: نیک اعمال کا نتیجہ کیا بیان فرمایا؟

س:لغت عرب میں اسلام کس کو کہتے ہیں؟

س:حضرت مسیح موعود نے (-) کے اصطلاحی معنے کیا بیان فرمائے ہیں؟

س: حضرت مسیح موعود نے اعتقادی اور عملی طور پر (-) ہونے کی کیا وضاحت فرمائی ہے؟

س: حضرت موسیٰ کے ماننے والے ساحرین نے فرعون کو کیا جواب دیا؟

س: ہمیں کس قسم کا خوف دامنگیر ہونا چاہئے؟

س: نیک اعمال بجا لانے والوں کا قرآن کریم نے کیا مقام بیان فرمایا ہے؟

س:ملت کے معنی بیان کریں؟

س:حضور انور نے اپنے اس خطبہ جمعہ میں حضرت ابراہیمؑ کی کس خصوصیت کو بیان کیا؟

س: حضرت مسیح موعود نے خدا کا قرب حاصل کرنے کے لئے کونسی راہ بیان فرمائی ہے؟

س: عمل کی اہمیت کو بیان کریں؟

س: دین حق کی حقیقت کب کسی میں متحقق ہوسکتی ہے؟

س:اس خطبہ جمعہ میں حضور انور نے جماعت کے حوالے سے کس خواہش کا اظہار فرمایا؟

س:حضور انور نے کس شہید کا ذکر فرمایا؟

☆ ☆ ☆ ☆

وقف جدید۔آسمان کی آواز

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

’’میں آپ لوگوں کو برابر تحریک کرتا رہا ہوں کہ وقف جدید کو مضبوط بنانا ضروری ہے۔لیکن اب تو کام کی وسعت کی وجہ سے اس کی اہمیت اور بھی بڑھ گئی ہے۔پس جہاں اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو مالوں میں ترقی دی ہے وہاں آپ کو سلسلہ کی ترقی کیلئے بھی دل کھول کر چندہ دینا چاہئے۔اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو توفیق دے کہ آپ وقت کی آواز کو سنیں۔خدا کرے کہ آپ آسمان کی آواز کو سنیں اور زمین کی آواز کو بھی سنیں تا کہ آپ کو سرفرازی حاصل ہو۔ (الفضل 31 دسمبر 1959ء)

(مرسلہ: ناظم مال وقف جدید ربوہ)

کلام الامام

شرک کی اقسام

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

شرک تین قسم کا ہے۔اول یہ کہ عام طور پر بت پرستی۔درخت پرستی وغیرہ کی جاوے۔یہ سب سے عام اور موٹی قسم کا شرک ہے۔دوسری قسم شرک کی یہ ہے کہ اسباب پر حد سے زیادہ بھروسہ کیا جاوے کہ فلاں کام نہ ہوتا۔تو میں ہلاک ہو جاتا۔یہ بھی شرک ہے۔تیسری قسم شرک کی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے وجود کے سامنے اپنے وجود کو بھی کوئی شے سمجھا جاوے۔موٹے شرک میں تو آجکل اس روشنی اور عقل کے زمانہ میں کوئی گرفتار نہیں ہوتا۔البتہ مادی ترقی کے زمانہ میں شرک فی الاسباب بہت بڑھ گیا ہے۔طاعون کے پھیلنے پر یہ کوئی خیال نہیں کرتے کہ شامتِ اعمال سے پھیلی ہے اور اور اسباب کی طرف توجہ کرتے ہیں۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 215 تا 216)

آپ یہ خیال نہ کریں کہ ہم کب بتوں کی پرستش کرتے ہیں۔ ہم بھی تو اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرتے ہیں۔یاد رکھو یہ تو ادنیٰ درجہ کی بات ہے کہ انسان بتوں کی پرستش نہ کرے۔ہندو لوگ جن کو حقائق کی کوئی خبر نہیں۔اب بتوں کی پرستش چھوڑ رہے ہیں۔معبود کا مفہوم اسی حد تک نہیں کی انسان پرستی یا بت پرستی تک ہو اور بھی معبود ہیں اور یہی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ ہوائے نفس اور ہوس بھی معبود ہیں۔ جو شخص نفس پرستی کرتا ہے یا اپنی ہوا و ہوس کی اطاعت کررہا ہے اور اس کے لئے مر رہا ہے وہ بھی بت پرست اور مشرک ہے۔یہ لانفیٔ جنس ہی نہیں کرتا بلکہ ہر قسم کے معبودوں کی نفی کرتا ہے خواہ وہ اُنفسی ہوں یا آفاقی۔خواہ وہ دل میں چھپے ہوئے بت ہیں یا ظاہری بت ہیں۔ مثلاً ایک شخص بالکل اسباب ہی پر توکل کرتا ہے تو یہ بھی ایک قسم کا بت ہے۔اس قسم کی بت پرستی تپ دق کی طرح ہوتی ہے جو اندر ہی اندر ہلاک کر دیتا ہے۔موٹی قسم کے بت تو جھٹ پٹ پہچانے جاتے ہیں اور ان سے مخلصی حاصل کرنا بھی سہل ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ لاکھوں ہزاروں انسان ان سے الگ ہوگئے اور ہو رہے ہیں۔ یہ ملک جو ہندوؤں سے بھرا ہوا تھا کیا سب مسلمان ان میں سے ہی نہیں ہوئے؟ پھر انہوں نے بت پرستی کو چھوڑا یا نہیں؟ اور خود ہندوؤں میں بھی ایسے فرقے نکلتے آتے ہیں جو اب بت پرستی نہیں کرتے۔لیکن یہاں تک ہی بت پرستی کا مفہوم نہیں ہے۔یہ تو سچ ہے کہ موٹی بت پرستی چھوڑ دی ہے مگر ابھی تو ہزاروں بت انسان بغل میں لئے پھرتا ہے اور وہ لوگ بھی جو فلسفی اور منطقی کہلاتے ہیں۔وہ بھی ان کو اندر سے نہیں نکال سکتے۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 90)

توحید کا کلمہ

لا الٰہ الا اللہ یہ توحید کا کلمہ ہے۔اس کے معنے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی بھی عبادت اور سچی فرماں برداری کے لائق نہیں ہے۔خدا تعالیٰ اگر توحید کے پھیلانے میں کسی دوسرے کا محتاج ہوتا یا کسی اور کو اس کام میں اپنا شریک بناتا تو بھی شرک لازم آتا تھا۔محمد رسول اللہ کا جملہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ شامل کرنے میں سرّ یہی ہے کہ تا توحید کا سبق کامل ہو اور دنیا کو معلوم ہو کہ جو کچھ آتا ہے درحقیقت اسی خدا کی طرف سے آتا ہے۔آپ ﷺ ان ہدایات کو خدا تعالیٰ سے پا کر مخلوق کو پہنچانے والے ہیں اور کہ جو کچھ ادھر سے آتا ہے وہ اسی راہ سے آتا ہے۔

شرک صرف پتھروں ہی کے پوجنے ہی کا نام نہیں ہے بلکہ شرک کی ایک قسم یہ بھی لکھی ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر صرف اسباب پر ہی تکیہ کرلے اور یہ شرک فی الاسباب کہلاتا ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 656)

احمدی مصنفین رابطہ کریں

اگر آپ نے کبھی کوئی مقالہ یا کتاب لکھی ہے یا آپ کی کوئی تصنیف شائع ہوئی ہے تو درخواست ہے کہ اولین فرصت میں ہم سے رابطہ فرمائیں۔

’’ریسرچ سیل‘‘ ایسی تمام کتب /اخبارات و رسائل اور مقالہ جات کا ڈیٹا Data اکٹھا کر رہا ہے جو 1889ء سے لے کر اب تک کسی بھی احمدی کی طرف سے شائع شدہ ہوں۔

درج ذیل کوائف کے مطابق ہمیں فیکس یا ای میل کریں۔اگر آپ کے پاس سلسلہ کی پرانی کتب موجود ہیں تو بھی درخواست ہے کہ ہمیں مطلع فرمائیں۔آپ کے تعاون کا شدت سے انتظار رہے گا۔

ضروری کوائف:

کتاب کا نام: مصنف/مرتب/مترجم کا نام:
ایڈیشن: مقام اشاعت: تاریخ اشاعت:
ناشر/طابع: تعداد صفحات: زبان: موضوع:

برائے رابطہ نمبرز:
انچارج ریسرچ سیل پی او باکس 14 ربوہ پاکستان
فون نمبرز آفس: 0092476214953
رہائش 0476214313
موبائل 03344290902
فیکس نمبر: 0092476211943
ای میل research.cell@saapk.org

(انچارج ریسرچ سیل ربوہ)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

مکرم عبدالہادی ناصر صاحب سابق لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ

اردو، عربی اور فارسی کے متبحر عالم

حضرت مولانا ظفر محمد ظفر اور جامعہ احمدیہ احمد نگر کی یادیں

حضرت مولانا ظفر محمد ظفر صاحب جامعہ احمدیہ کے ممتاز پروفیسر تھے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اردو، عربی اور فارسی تینوں زبانوں پر عبور رکھتے تھے۔ تینوں زبانوں کے قادر الکلام شاعر تھے۔ آپ نے جامعہ میں مختلف مضامین پڑھائے۔ قرآن کریم کی تفسیر، صرف ونحو، عربی ادب اور خاص طور پر عربی ادب نظم کے استاد تھے۔

میں آپ کو پہلی دفعہ جامعہ احمدیہ میں ملا۔ میں جامعہ احمدیہ کے کھلنے کے ایک ماہ بعد جامعہ میں داخل ہوا۔ میرا وہ جامعہ میں پہلا سال تھا۔ کلاس میں جب حضرت مولانا تشریف لائے۔ تو میرا نام پوچھا اور دعا دی کہ خدا تمہیں علم سے روشناس کرے۔ میں آپ کی شخصیت سے بہت متاثر ہوا۔ اُس وقت آپ نے نیلے رنگ کی اچکن پہنی ہوئی تھی اور سفید پگڑی تھی۔ پُروقار چہرہ تھا۔ سب سے بڑھ کر جو آپ نے دل کی گہرائیوں سے مجھے دعا دی وہ آج تک میرے ذہن میں نقش ہے۔ یہ اُن دنوں کی بات ہے جب جامعہ احمدیہ احمد نگر میں ہوا کرتا تھا۔ جو ربوہ سے چار میل کے فاصلے پر ہے۔

احمد نگر میں جامعہ احمدیہ کا ہوسٹل

جامعہ احمدیہ کا ہوسٹل کچے کمروں کا تھا جس میں چھوٹے بڑے کمرے تھے بڑے کمرے میں پانچ چارپائیاں بچھی ہوتی تھیں ہر چارپائی کے درمیان کا فاصلہ اڑھائی سے 3 فٹ کا ہوتا تھا۔ سائیڈ پر چھوٹی سی ٹیبل لیمپ رکھنے کے لئے جگہ ہوتی تھی۔ مطالعہ چارپائی پر کیا جاتا۔ کھانے کیلئے الگ کمرہ نہ تھا۔ ہر طالب علم اپنی پلیٹ میں کھانا لے کر اپنی چارپائی پر بیٹھ کر کھاتا۔

احمد نگر کی بیت الذکر

احمد نگر کی بیت الذکر کچی تھی۔ فرش پر کسیر ڈالی ہوئی تھی اور اس پر صفیں بچھی ہوئی تھیں۔ گرمیوں میں نماز صحن میں ادا کی جاتی تھی اور سردیوں میں اندر نماز پڑھتے تھے۔ ہم طلباء سردیوں میں کمبل کی بکل مار کر صبح اور عشاء کی نماز پڑھا کرتے تھے۔ طاق میں ایک مٹی کا دیا ہوا کرتا تھا اور اُس میں سرسوں کا تیل ڈالا جاتا اور اُس کی ٹمٹماتی ہوئی مدھم سی روشنی میں نماز ادا کرتے تھے۔ ہمارے جید علماء مولانا ابو العطاء صاحب اور مولانا ظہور حسین صاحب قرآن کریم کا درس دیتے تھے۔ جب درس دینے کا موقع آتا تو لالٹین روشن کی جاتی۔ مجھے اُس وقت کا وہ نظارہ بہت بھلا لگتا ہے اور وہ کچی بیت الذکر جس میں کسیر ڈال کر اور پھر اوپر صفیں ڈالی جاتی تھیں بہت یاد آتی ہیں اور پھر طلباء کا کمبلوں کی بُکل مار کر سردیوں میں باجماعت بیت الذکر آنے کا نظارہ اب عالم تصور میں دیکھتا ہوں تو عجیب کیفیت ہو جاتی ہے۔ دل یہ کہتا ہے۔

دوڑ پیچھے کی طرف اے گردشِ ایام تو

حضرت مولانا کی قناعت

آپ واقف زندگی تھے۔ آپ نے تادم زندگی سینکڑوں تشنگان علم کو سیراب کیا اور ساری زندگی پُروقار طریقہ سے بسر کی۔ اور کبھی بھی حرف شکایت منہ پر نہ لائے۔ آپ ہر طرح سے قانع تھے۔ ایک دفعہ میں کسی کام کے سلسلے میں آپ کو ملنے آپ کے گھر گیا۔ آپ کے اہل خانہ کہیں گئے ہوئے تھے۔ گھر میں مولانا اکیلے تھے۔ کھانا کھا رہے تھے۔ میرے جانے پر آپ نے فرمایا کہ آؤ تم بھی طعام درویش میں شامل ہو جاؤ۔ وہ طعام درویش یہ تھا روٹی تھی جو گڑ کے ساتھ کھا رہے تھے۔ ایک لقمہ روٹی کا منہ میں ڈالتے اور تھوڑا سا گڑ دانتوں کے ساتھ توڑ کر کھاتے۔ فرمایا گھر میں کوئی نہیں تھا۔ تلاش کرنے سے روٹی اور گڑ مل گیا۔ تو میں نے کہا کہ یہ بھی تو نعمت خداوندی ہیں۔ تم بھی شامل ہو جاؤ۔ میں نے عرض کیا کہ تبرک کے طور پر میں ایک لقمہ ضرور لوں گا۔ چنانچہ میں نے ان کے ہاتھ سے لقمہ بطور تبرک لیا۔ میں نے دیکھا کہ ان میں کوئی احساس محرومی نہیں تھا اور نہ ہی کوئی گلہ نہ شکوہ۔ فرمانے لگے کہ جب میں گڑ کے ساتھ روٹی کھا رہا تھا تو مجھے اپنے آقا کا وہ واقعہ یاد آ گیا جب آپ فاتح مکہ تھے۔ ایک فتح مند جرنیل تھے۔ آپ ام ہانیؓ کے گھر جاتے ہیں اور ان سے فرمایا۔ کیا کچھ کھانے کو ہے تو انہوں نے کہا کہ گھر میں کچھ نہیں۔ سوائے روٹی کے چند خشک ٹکڑوں کے۔ آپ نے وہ لئے اور کہا کہ کیا تمہارے پاس سرکہ ہے انہوں نے عرض کیا کہ سرکہ موجود ہے۔ آپ نے روٹی کے خشک ٹکڑے سرکہ میں ڈبو دیئے اور نرم ہونے پر آپ ﷺ نے کھائے اور فرمایا کہ سرکہ بہترین سالن ہے۔ یہ وہ طعام تھا جو فتح مکہ کے دن آپ نے تناول فرمایا۔

میں نے اپنے زمانہ طالب علمی میں جو ان کے ساتھ گزارا۔ کبھی بھی اپنی کم مائیگی کا ذکر کرتے ہوئے نہیں سنا بہت پُرسکون زندگی بسر کی آپ ہی کا ایک شعر اسی حالت کی غمازی کرتا ہے۔

کتنا ہے خوش نصیب ظفرؔ آج تک جسے
دنیا کے حادثات پریشاں نہ کر سکے

خدا تعالیٰ کے ساتھ عشق

حضرت مولانا کو خدا تعالیٰ کے ساتھ ایک گونہ محبت تھی۔ جس کا ثبوت یہ تھا کہ وہ اس کے کلام کو بہت سوز سے پڑھتے تھے کہ سننے والا بھی وجد میں آ جاتا تھا۔ قرآن کریم کی تفسیر کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی عظمت اور اس کے کلام کی حکمت بیان کرتے ہوئے یوں محسوس ہوا کرتا تھا کہ گویا کہ ان کا رواں، رواں اس کی محبت میں فنا ہوا چاہتا ہے۔ شاید میرے الفاظ اس کیفیت کا احاطہ نہ کر سکیں جو کیفیت اُن کے دل میں تھی۔ یہاں اُن کے منظوم کلام کو درج کر کے قارئین کو اُن کے دل کی کیفیت بتانا چاہتا ہوں جو وہ اللہ تعالیٰ کی محبت اپنے دل میں رکھتے تھے۔ مندرجہ ذیل نظم میں نے اپنی والدہ مرحومہ کے پاس دیکھی تھی جو الفضل میں شائع ہوئی تھی۔ میری والدہ بڑے سوز سے اکثر پڑھا کرتی تھیں۔ قارئین بھی اس نظم کی لَس محسوس کر لیں۔

اپنے خالق کے حضور

دل کے آنگن میں بہاروں کا نظارا ہوتا
تو کبھی آ کے جو مہمان ہمارا ہوتا
میں تو اندھا تھا میری جان تجھے پا نہ سکا
ڈھونڈ پاتا جو مجھے تُو نے پکارا ہوتا
جا گراتا جو تیرے نور کے قلزم میں مجھے
دل کے دریا میں مرے کاش وہ دھارا ہوتا
ڈوب جاتا میں ترے بحرِ محبت میں اگر
پھر تلاطم نہ سفینہ نہ کنارا ہوتا
ہائے تنکوں کے سہاروں نے ڈبویا ہے مجھے
جز ترے کاش نہ کوئی بھی سہارا ہوتا
تیری دہلیز پہ مر جاتا خوشی کے مارے
اندر آنے کا اگر مجھ کو اشارا ہوتا
اے مری جان تمنّا! مجھے اتنا تو بتا
وہ ادا کیا ہے کہ میں بھی ترا پیارا ہوتا
آسمانوں کے فرشتے مجھے سجدہ کرتے
تیری طاعت میں اگر وقت گزارا ہوتا
عہدِ پیری کو سمجھتا میں ملاقات کی رات
عمرِ رفتہ کو اگر میں نے سنوارا ہوتا
یوں کڑی دھوپ میں کیوں مار کے پھینکا ہے مجھے
اپنی دیوار کے سائے میں تو مارا ہوتا
آج تک دل میں ظفرؔ کے یہ تڑپ ہے پیارے
چھوڑ کے سارے جہاں کو وہ تمہارا ہوتا

قرآن سے عشق

حضرت مولانا سے قرآن کریم کی پہلی مرتبہ اپنی کلاس میں جب آپ سے تلاوت سنی تو مسحور ہو گیا۔ اُن کے قرآن پڑھنے کی طرز اپنی تھی۔ جس میں ترنم اور سوز تھا۔ دل یہی چاہتا تھا کہ آپ پڑھتے ہی جائیں۔ پھر آپ اُس کا ترجمہ کرتے۔ پھر تفسیر کرتے تو پتہ چلتا تھا کہ آپ کی قرآن کریم پر کتنی گہری نظر ہے۔ نئے نئے نکات بیان فرماتے آپ کو قرآن کریم سے عشق تھا۔ جب بھی مجھے آپ کے گھر جانے کا اتفاق ہوا۔ وہ دروازہ کھولتے تو ان کے ہاتھ میں قرآن دیکھا۔ انہوں نے بچپن میں خواب دیکھا تھا کہ قرآن میرے سینے میں چمک رہا ہے۔

استاذی المکرّم کی زندگی کی ایک ہی آرزو تھی کہ میں عاشق قرآن بنوں جس کا اظہار اُنہوں نے اپنی نظم میں کیا ہے۔ جس کا عنوان ہی یہی ہے۔ ''میری آرزو'' اُنہوں نے اس نظم میں مختلف لوگوں کی آرزوؤں کا ذکر کیا ہے لیکن اپنی آرزو کا ان الفاظ میں ذکر کیا ہے۔

ہاں میرے دل میں بھی ہے ایک تمنا مولیٰ
وہ اگر پوری ہو تو بندۂ احسان بنوں
آرزو تیرے ظفرؔ کی ہے یہی بچپن سے
عالم باعمل و عاشق قرآن بنوں

خدا تعالیٰ نے آپ کی دعا سن لی اور آپ کی آرزو کو پورا کیا۔ عالم باعمل بنایا اور عاشق قرآن بنایا۔ حُبِّ دنیا کو ان کے نفس پر ٹھنڈا کر دیا اور ساری زندگی بے نیازی سے گزار دی۔

خدا تعالیٰ نے آپ کو حروف مقطعات کے سمجھنے کا شعور بخشا تھا۔ آپ اُن سے آنے والی پیشگوئیوں کو اخذ کرتے۔ جب بھی اُن کو کسی نکتہ کا ادراک ہوتا تو طلباء کو بھی اس سے مستفید فرمایا کرتے تھے۔

استاذی المکرّم کی باوقار شخصیت

آپ کی پُروقار شخصیت ہر کسی کو مرعوب کر دیتی تھی۔ آپ کا طرز بیان دلنشین ہوا کرتا تھا۔ گفتگو میں علم و حکمت نمایاں ہوا کرتی تھی۔ جو سننے والے کے دل میں اتر جاتی تھی اور سننے والا آپ کا گرویدہ ہو جاتا۔ یہ بات میرے مشاہدہ میں آئی ہے صرف ایک مشاہدہ کا ذکر کر دیتا ہوں۔

ایک دفعہ میں ربوہ سے لاہور گیا۔ جب میری واپسی ہوئی تو ریلوے سٹیشن پر حضرت مولانا کو دیکھا۔ معلوم ہوا کہ وہ بھی سرگودھا ایکسپریس سے ربوہ جا رہے ہیں۔ میں نے اُن کے ہاتھ سے بیگ لیا اور اُن کی ہم رکابی کو نعمت عظمیٰ سمجھا۔ سرگودھا ایکسپریس میں ان دنوں انٹر کلاس کا ڈبہ ہوا کرتا تھا۔ ہمارے ٹکٹ بھی انٹر کلاس کے تھے۔ جب ٹرین پلیٹ فارم پر رکی تو میں نے جلدی سے اپنے لئے اور حضرت مولانا کے لئے جگہ روک لی۔ ان دنوں کسی تہوار کی وجہ سے کالجوں اور سکولوں

میں تعطیل تھی اس وجہ سے رش بہت بڑھ گیا تھا۔ اکثر کو جگہ نہ ملی وہ کھڑے تھے۔ گورنمنٹ کالج کے طلباء سرخ بلیزر پہنے ہوئے آخر میں داخل ہوئے اور زبردستی سیٹوں پر بیٹھے ہوئے لوگوں کو تنگ کرنے لگے جبکہ وہاں کوئی جگہ نہ تھی کچھ اوپر بیٹھ گئے جہاں سامان رکھا جاتا ایک لڑکے نے آ کر حضرت مولانا کو عجیب انداز میں کہا۔ ''او بابا ذرا پرے کو ہٹ'' حالانکہ وہاں کسی اور کے بیٹھنے کے لئے کوئی جگہ نہ تھی۔ جب وہ اس طرح مخاطب ہوا تو مجھے غصہ آیا کہ اس بدتمیز نے تمیز کی ساری حدیں پار کر دی ہیں۔ اس کو کسی نے نہیں سکھایا کہ بڑوں سے کس طرح گفتگو کی جاتی ہے۔ ہمارے استاد بہت زیرک تھے۔ میرے غصے کو دیکھ کر بھانپ گئے اور مجھے دیکھ کر ہلکا سا اشارہ کیا کہ تم چپ رہو اور بڑے پیار کے ساتھ لڑکے کو بیٹھنے کو کہا اور آپ بہت سکڑ کر بیٹھ گئے۔ جب گاڑی چل پڑی۔ تو آپ نے نہایت محبت سے لڑکے کو فرمایا کہ بیٹا آپ کا نام کیا ہے اس نے اپنا نام بتایا۔ پھر فرمایا کہ آپ کس کالج میں پڑھ رہے ہیں تو اس نے بڑے فخر سے کہا کہ میں گورنمنٹ کالج کا طالب علم ہوں اور سرگودھا اپنے گھر چھٹیوں میں جا رہا ہوں۔

اس پر مولانا نے فرمایا کہ اس کالج نے بڑے بڑے سپوت پیدا کئے ہیں جن پر قوم کو بڑا فخر ہے جیسے علامہ اقبال اور دوسرے سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے اپنی خداداد قابلیت کی وجہ سے دنیا میں ایک مقام پیدا کیا ہے۔ (ان دنوں چوہدری صاحب کی U.N.O میں کشمیر اور فلسطین کے بارے میں فقید المثال تقاریر کرنے پر ساری دنیا میں ایک دھوم مچی ہوئی تھی اُن کی خدمات جلیلہ کا اخباروں میں بہت چرچا تھا) حضرت مولانا صاحب نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خاکساری سے اس مقام کو حاصل کیا ہے۔ لہٰذا تمہیں چاہئے کہ اُن کی کامیابی کے بارے میں ان کی زندگیوں کا مطالعہ کرو۔ پھر آپ نے شیخ سعدی کی کچھ حکایات بیان فرمائیں۔ جو سبق آموز تھیں۔ جوں جوں آپ گفتگو فرماتے جاتے تو وہ لڑکے جو اوپر کی سیٹوں پر بیٹھے ہوئے تھے سن کر نیچے اتر آئے اور آپ کے قدموں میں بیٹھ گئے اور وہ لڑکا جو زبردستی آپ کے ساتھ بیٹھا تھا وہ بھی جگہ خالی کر کے آپ کے قدموں میں آبیٹھا۔ ربوہ پہنچنے تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ جب ربوہ کا سٹیشن آنے والا تھا۔ تو اُٹھ کر اترنے کے لئے تیار ہونے لگے تو اُن لڑکوں کا آپ سے گلے ملنا دیدنی تھا۔ لڑکوں نے آپ سے پوچھا سر آپ کیا کام کرتے ہیں تو میں نے اُن لڑکوں سے آپ کا تعارف کرایا۔ کہ یہ میرے استاد ہیں ہمارے جامعہ میں پروفیسر ہیں اردو، عربی اور فارسی تینوں زبانوں پر عبور رکھتے ہیں اور تینوں زبانوں کے قادر الکلام شاعر ہیں۔ جب گاڑی اسٹیشن پر رکی تو طلبہ گاڑی سے نیچے اترے اور ہمارا سامان اُتارا۔ اور ایسے الوداع کر رہے تھے جیسے مدتوں سے شناسا ہوں۔

عربی ادب کے بے مثل استاد

استاذی المکرّم اردو، عربی اور فارسی تینوں زبانوں کے قادر الکلام شاعر تھے۔ عربی نظم پڑھانے میں ید طولیٰ رکھتے تھے اور اس مضمون کی دلچسپی اپنے شاگردوں میں پیدا کر دیتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ آپ کے طلباء کو اکثر شعر یاد ہو جاتے تھے۔ جب آپ کلاس میں آتے تو طلباء کو کہتے کہ کہاں سے پڑھنا ہے۔ ہم پہلا مصرعہ پڑھ دیتے اور پھر آپ اپنی منفرد طرز میں خوش الحانی سے پورا شعر پڑھتے۔ آپ نے کبھی کتاب ہاتھ میں نہیں پکڑی۔ پھر الفاظ کے معانی بتاتے شعر کی تشریح کرتے۔ ہم ان کو متنبّی اور حماسہ کا حافظ کہا کرتے تھے۔ آپ بعض دفعہ عربی شعر کا ترجمہ اردو شعر میں کر دیتے تھے۔ بعض دفعہ اردو شعراء کا کلام پڑھ دیتے تھے کہ یہ اس شعر کے ہم معنی ہے۔ مثال کے طور پر مندرجہ ذیل حماسہ کا شعر جو میرے ذہن میں طالب علمی کے زمانے سے محفوظ ہے۔ آپ نے مومن کے شعر کے ہم معانی قرار دیا۔

عَجِبْتُ لِمَسْرَاهَا وَ اَنّی تَخَلَّصَتْ
اِلَیَّ، وَبَابُ السِّجْنِ دُوْنِی مُغْلَقُ
أَلَمَّتْ فَحَیَّتْ ثُمَّ قَامَتْ فَوَدَّعَتْ
فَلَمَّا ثُمَّ تَوَلَّتْ کَادَتِ النَّفْسُ تَزْهَقُ

شاعر کہتا ہے کہ میں محبوبہ کے آنے پر حیران رہ گیا جب کہ وہ مجھ سے جدا تھی اور میں قید خانہ میں تھا اور قید خانہ کا دروازہ بند تھا ایسی حالت میں (تصور میں) میری محبوبہ آئی اس نے مجھے سلام کیا پھر کھڑی رہی اور پھر اس نے مجھے الوداع کہا۔ جب جانے کے لئے مڑی۔ قریب تھا کہ میری جان میرے جسم سے نکل جاتی۔

کچھ اسی قسم کی بات اردو کے مشہور شاعر مومن نے بھی کی ہے۔ اس میں شاعر کی ہمکلامی اور محبوب کا تصور مومن کے مندرجہ ذیل شعر میں ملتا ہے اس شعر کے بارے میں غالب نے کہا تھا کہ کاش یہ میرا شعر ہوتا خواہ اس کے بدلے میرا سارا دیوان لے لیتا۔

تم مرے پاس ہوتے ہو گویا
جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا

ایک اور شعر یاد آیا جو استاذی المکرّم نے اُس موقع پر پڑھا جب میں نے ان سے داڑھی کو خضاب نہ لگانے کی وجہ پوچھی تو مسکرا کر فرمانے لگے کہ تم نے متنبی کا یہ شعر نہیں پڑھا۔

حُسْنُ الْحَضَارَةِ مَجْلُوْبٌ بِتَطْرِیَةٍ
وَ فِی الْبَدَاوَةِ حُسْنٌ غَیْرُ مَجْلُوْبِ
وَ مَنْ هَوَی کُلَّ مَنْ لَیْسَتْ مُمَوَّهَةً
تَرَکْتُ لَوْنَ مَشِیْبِی غَیْرَ مَخْضُوْبِ

یعنی شہری حسن کو بناوٹی سنگھار سے رنگا جاتا ہے۔ اور دیہاتی حسن وہ ہے جس کو بناوٹ کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی دیہاتی عورتوں کا حسن بغیر تصنع اور بناوٹ کے دیکھ کر میں نے بھی اپنی داڑھی کو رنگنا چھوڑ دیا ہے۔

قارئین ضرور حیران ہوں گے کہ یہ حماسہ اور متنبّی کا ذکر کیونکر ہو گیا۔ پہلی بات یہ ہے کہ استاذی المکرّم کی پہچان اُن سے وابستہ علم و ادب سے ہے جس کا ذکر کرنا لازمی ہے اور وہ تمام ادبی دلچسپیاں جو میرے مشاہدے میں آئیں ان کو بیان کرنے سے راحت محسوس ہوتی ہے اور اُن کی مترنم آواز میں وہ اشعار جو ان کو بہت پسند تھے۔ وہ عالم تصور میں اب بھی سنائی دے رہے ہیں اُن کا ذکر ضرور کروں گا۔

موجزن آواز کی لہریں رہیں گی دیر تک
ساز چپ ہو جائیں گے سیل صدا رہ جائے گی

میں نے ''حماسہ اور متنبّی'' کا ذکر کیا ہے کہ مولانا اور مضامین کے علاوہ عربی ادب اور نظم کے بھی استاد تھے۔ عربی ادب نظم میں حماسہ اور متنبّی کلاسیکل شاعری کی جان ہیں اور ہمارے استاد خدا تعالیٰ کے فضل سے اُن کے پڑھانے میں یکتا تھے۔ میں قارئین کے ازدیاد علم کی خاطر ان دو کتب کا تعارف کرانا چاہتا ہوں۔

''حماسہ'' زمانہ جاہلیت کی شاعری پر مختلف عربی شعراء کا کلام ہے۔ حماسہ کے معنی بہادری، شجاعت کے ہیں۔ ان شعراء نے اپنی جنگوں میں اپنی بہادری، شجاعت کا اظہار کیا ہے۔ اور مرثیہ نگاری میں بھی ایسی منظر کشی کی ہے کہ اُن کو پڑھ کر انسان کا دل متاثر ہوئے بغیر رہ نہیں سکتا۔ متنبّی ابو تمام متنبّی کا دیوان ہے جو کہ زمانہ جاہلیت کے بعد کا ہے۔ ہمارے استاد حضرت مولانا ظفر محمد صاحب ظفر متنبّی کو اپنے دور کا اقبال کہا کرتے تھے۔ متنبّی کو بہت پسند کرتے تھے۔ اور اکثر ''متنبّی'' کے لطیف اور اچھوتے شعروں کا ذکر کرتے تھے۔

حضرت مولانا، ڈاکٹر اقبال کی شاعری کو بہت پسند کرتے تھے اور بعض شعروں کا عربی میں ترجمہ کر دیا کرتے تھے۔ مثال کے طور پر ان کی نظم کے ایک بند کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

نہیں منت کش تاب شنیدم داستاں میری
خموشی گفتگو ہے بے زبانی ہے زباں میری
اُڑائی طوطیوں نے قمریوں نے عندلیبوں نے
چمن والوں نے مل کر لوٹ لی طرز فغاں میری

چونکہ حضرت مولانا کے علم و ادب، کا ذکر چل پڑا ہے تو اس ضمن میں بکھری ہوئی یادوں کو سمیٹنے کی کوشش کروں گا۔

اتفاق سے میرے دو عزیز دوست میر غلام احمد صاحب نسیم اور قاضی مبارک احمد صاحب امریکہ میں مقیم ہیں۔ یہ دونوں اُن اساتذہ کے شاگرد رہے ہیں جن کا میں بھی شاگرد رہا ہوں۔ ایک دفعہ ان کے ذکر پر میر غلام احمد صاحب نسیم نے یہ یاد دلایا کہ حضرت مولانا نے متنبّی کے کسی شعر کی تشریح کرتے ہوئے اس شعر کی تشریح میں قرۃ العین طاہرہ کی ایک غزل کے اشعار سنائے اور یہ بھی بتایا کہ اس شاعرہ نے کس کے فراق یا فراق کا تصور کرتے ہوئے اشعار لکھے تھے۔ جب بھی آپ تبصرہ کرتے تو وہ بے لاگ تبصرہ ہوتا اور شاعر کی شاعری تک تبصرہ کرتے۔ اس کے اعتقادات یا اس کی ذات سے کوئی غرض نہ ہوتی۔

حضرت مولانا ایرانی شاعرہ قرۃ العین طاہرہ کا کلام، جو ان کی شاعری کا شاہکار ہے گنگنایا کرتے تھے۔ ان شعروں کی غنائیت اتنی دلکش اور مسحور کن ہے کہ ایک مرتبہ سننے کے بعد دل چاہتا ہے کہ بار بار گنگنایا جائے۔ وہ اشعار ڈاکٹر اقبال کو بھی اتنے پسند آئے تھے کہ انہوں نے اپنے فارسی کلام جو جاوید نامہ کے نام سے مشہور ہے میں نقل کئے ہیں ان الفاظ کی خوبصورت بندش مسحور کن ہے۔ بعض کا ترجمہ یہ ہے۔

''اگر مجھے تیرے روبرو ہونے اور آمنے سامنے آنے کا موقع ملے تو میں تیرا غم نکتہ بہ نکتہ اور ہو بہو بیان کروں۔

میں تیرے چہرے کے دیدار کے لئے باد صبا کی مانند گھر گھر، در در اور کوچہ کوچہ پھرتی ہوں۔

تیرے ہجر و فراق میں میری آنکھوں سے دجلہ دجلہ، دریا دریا، چشمہ چشمہ اور نہر نہر خون بہہ رہا ہے۔

میرے غم زدہ دل نے تیرے عشق کو جان کے تانے بانے میں بن لیا ہے۔

طاہرہ نے اپنی کتاب دل کا ایک ایک صفحہ ایک ایک تہہ اور ایک ایک پردہ دیکھ لیا۔ لیکن وہاں تیرے عشق کے بغیر کچھ بھی نہ پایا۔''

ان اشعار کی یاد حضرت مولانا کی یاد سے جڑی ہوئی ہے۔ جو وہ اکثر گنگنایا کرتے تھے۔ اس کا سیاق و سباق بتانا بھی ضروری سمجھتا ہوں تا کہ اس کی اہمیت اجاگر ہو سکے۔ حضرت مولانا کا طریق یہ ہوتا تھا کہ وہ شعر کے ہر پہلو کی تشریح کرتے تھے۔ ان کے طریق کو مدنظر رکھتے ہوئے میں ذرا تفصیل سے ذکر کروں گا۔

اقبال اپنے ''جاوید نامہ'' میں ماضی کی تاریخ کی روشنی میں اپنی فلاسفی کی وضاحت کرتے ہیں۔ وہ اپنے تصورات کی پرواز کے ساتھ اپنے رہبر جلال الدین رومی کی معیت میں عرش معلیٰ تک پہنچتے ہیں۔ وہاں تک پہنچنے میں وہ مختلف اجرام فلکی میں مکین ان روحوں کو ملتے ہیں جو کہ مرنے کے بعد وہاں قیام پذیر ہیں۔ اُن سے زندگی کے نئے اور پرانے مسائل پر گفتگو کرتے ہیں اور یہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی زندگیوں کو کن اطوار اور طریقوں سے گزارا تھا اور اُن کے ساتھ کیا سلوک ہوا۔ اور آخر میں عرش معلیٰ پر پہنچ کر ہوش میں آ جاتے ہیں۔

اقبال عالم تصور میں فلک عطارد میں اپنے

رہبر جلال الدین رومی کے ساتھ وہاں منصور حلاج، غالب اور قرۃ العین طاہرہ کی روحوں کو ملتے ہیں جو وہاں بھٹک رہی تھیں۔ جن کو اس وقت کے نام نہاد علماء نے تکفیر کے فتوے دیئے تھے۔ ان کو تختہ دار پر کھینچا گیا۔ فلک عطارد میں وہ اس لئے بھٹک رہی ہیں کہ ان روحوں نے بہشت کو ٹھکرا کر ہمیشہ عطارد میں سرگرداں ہونے کو ترجیح دی۔ بہشت میں داخل ہونے کو گوارا نہ کیا۔

منصور حلاج اپنے زمانے کے صوفی تھے۔ وہ اکثر مراقبے میں رہتے تھے۔ ایک دفعہ وہ مراقبے میں تھے تو انہوں نے انا الحق کا نعرہ لگایا۔ جس کا یہ مطلب لیا گیا کہ انہوں نے کہا ہے کہ میں (نعوذ باللہ) خدا ہوں۔ دوسری متضاد بات اس مراقبے میں کہی کہ میری پگڑی میں خدا کے سوا اور کچھ لپٹا ہوا نہیں ہے۔ پھر وہ اپنے چوغے کی طرف اشارہ کر کے کہتے تھے اس میں سوائے خدا کے اور کچھ نہیں ہے انہیں باتوں کی وجہ سے ان پر مقدمہ چلایا گیا تھا اور 11 سال ان کو قید رکھا گیا۔ پھر سر عام 26 مارچ 922ء کو ان کو قتل کیا گیا۔ حلاج نے لکھا ہے کہ اگر تم خدا کو پہچان نہیں سکتے تو کم از کم اس کے نشانات کو پہچانو۔ میں ایک زندہ حقیقت ہوں۔ یعنی ''انا الحق'' میں دائمی سچائی ہوں۔

اُن کو سر عام قتل کیا گیا اور اس کے بعد ان کے ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے۔ جب ان کے ٹکڑے کئے جا رہے تھے تو اس وقت بھی وہ انا الحق کہتے رہے۔ اُن کے بازو کاٹے گئے۔ پھر ٹانگیں کاٹی گئیں پھر زبان، آخر میں ان کا سر تن سے جدا کیا گیا۔ جب اُن کا سر قلم کیا گیا۔ اس وقت بھی وہ مسکرا رہے تھے۔ بعد میں ان کی موت کو بہادرانہ فعل قرار دیا گیا۔ جب کوئی صوفی فنافی اللہ کے مقام پر پہنچ جاتا ہے تو اس وقت اسے حقیقی معرفت حاصل ہو جاتی ہے۔ صوفی فنافی اللہ کی مثال یوں بھی دیتے ہیں۔ کہ جب لوہا آگ میں پڑتا ہے۔ تو آگ کی حرارت سے وہ بھی آگ کی شکل اختیار کر لیتا ہے تو کوئی تمیز نہیں کر سکتا کہ آگ کون سی ہے اور لوہا کون سا ہے۔ لیکن حقیقت میں آگ آگ ہی ہوتی ہے۔ اس کو کامل توحید کہتے ہیں۔ فنافی اللہ کی حالت میں انا الحق کا نعرہ کفر نہیں خدا کے ساتھ انتہائی محبت کے اظہار کی ایک ادا کا نام ہے۔

حلاج نے خدا کی محبت کو اپنے دامن میں سمو لیا تھا۔ جب منصور حلاج کو عدالت کی طرف لے جا رہے تھے راستہ میں ایک صوفی نے حلاج سے پوچھا کہ محبت کیا ہوتی ہے تو حلاج نے جواب دیا کہ یہ محبت تم آج دیکھو گے اور اُس کے بعد پرسوں دیکھو گے۔ حلاج کو اس دن قتل کیا گیا پھر دوسرے دن جلایا گیا اور تیسرے دن راکھ کو ہوا میں اڑا دیا گیا۔ یہ محبت تھی جس کا حلاج نے مظاہرہ کیا۔ کہا جاتا ہے کہ جب ان کی ٹانگیں کاٹی گئیں۔ وہ مسکرا رہے تھے اور کہا کہ میں ان ٹانگوں سے زمین پر چلتا تھا۔ اب جنت تک پہنچنے کو صرف ایک قدم باقی ہے۔ اس کو اگر تم کاٹ سکتے ہو تو کاٹ دو۔ اور جب ان کے ہاتھوں کو کاٹا گیا۔ تو انہوں نے اپنے خون سے چہرہ کو رنگ دیا۔ جب ان کو کہا گیا کہ اپنے ہاتھوں سے چہرے کو کیوں رنگا ہے۔ تو کہا کہ میرا بہت سا خون بہہ گیا ہے۔ ڈر ہے کہ اس وجہ سے میرا چہرہ زرد نہ ہو جائے میں نہیں چاہتا کہ میرا چہرہ زرد ہو جائے اور لوگ یہ کہیں کہ خوف سے چہرہ زرد ہو گیا ہے۔ اس لئے میں نے اپنے چہرے کو خون سے رنگ دیا ہے۔

ڈاکٹر اقبال ''جاوید نامہ'' کے فلک عطارد میں غالب کی روح سے گفتگو کرتے ہیں۔ جس نے عطارد میں سرگرداں ہونے کو بہشت میں داخل ہونے پر ترجیح دی۔ غالب کو بھی اس وقت کے مفتی شہر نے کافر جانا۔ اور کفر کے فتوے دیئے کیونکہ غالب کہتا تھا۔

بہشت میں وہ ساون کا موسم کہاں جو انسان کو نشے کی دعوت دیتا ہے۔ بہشت میں موسم خزاں کہاں جس کے بعد بہار کے آنے کا انتظار ہوتا ہے۔ بہشت میں ہجر کے غم کہاں اور پھر وصل کے انتظار میں جو خوشیوں کا احساس ہوتا ہے۔ وہ کہاں۔

کسی نے غالب کو ایک شخص کے متعلق کہا کہ وہ شاعر ہے تو غالب نے کہا کہ وہ شاعر کیسے ہو سکتا ہے۔ نہ اس نے شراب پی نہ ہی وہ جیل گیا اور نہ ہی کسی نے اسے جوتے مارے۔

ڈاکٹر اقبال نے اپنے رہبر جلال الدین رومی کے ہمراہ فلک عطارد پر جن تین سرگرداں روحوں سے بات کرنے کا تذکرہ کیا ہے ان میں سے ایک قرۃ العین طاہرہ بھی ہے۔ جس کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ اس نے بابی مذہب اختیار کر لیا تھا۔ بابی مذہب اختیار کرنے کے بعد اس کی شاعری بہت چمکی۔ شاعری میں زیادہ تر تذکرہ باب سے ملنے کی تمنا بیان ہوتی۔ اس کی شہرہ آفاق نظم ''نکتہ بہ نکتہ'' ''مو بمو'' بہت مشہور ہوئی۔ ڈاکٹر اقبال نے اس کو اپنے ''جاوید نامہ'' میں نقل کیا ہے۔

بابی عقائد رکھنے کی وجہ سے ایران کے ملاؤں نے اس کو پھانسی دیئے جانے کا فتویٰ دیا۔ اسے قید کیا گیا اور پھر پھانسی دی گئی۔ پھانسی سے پہلے اس نے عروسی لباس پہنا اور اپنے آپ کو عطر سے تر کیا اور پھر نماز ادا کی۔ اس نے جلاد کو ایک بڑا ریشمی رومال دیا اور کہا کہ رسی کا پھندا گردن میں ڈالنے کے بجائے اس ریشمی رومال کا پھندا ڈالا جائے۔

قارئین کرام آپ متعجب ہوں گے کہ حضرت مولانا کا ذکر کرتے کرتے ان کی یاد کہاں سے کہاں لے آئی۔ یہ حقیقت ہے کہ عربی، اردو اور فارسی ادب کا ذکر کئے بغیر ان کی زندگی کا ایک پہلو تشنہ رہ جاتا۔ لہٰذا میں نے ان کے گلستان ادب سے چند پھول چن کر آپ کی خدمت میں پیش کئے ہیں اور میں خود سوچ رہا ہوں کہ

اک مہک سی دم تحریر کہاں سے آئی

خاکسار اپنے اوپر استادی المکرّم کا قرض سمجھتا تھا کہ ان کا ذکر خیر کر کے کچھ قرض ہلکا کروں اور ان کے بلندی درجات کیلئے دعا کروں۔ میرے ساتھ قارئین بھی اس دعا میں شامل ہوں استاذی المکرّم نے اپنے ایک شعر میں کہا ہے۔

یا رب تو اُس کو اور بھی اپنے قریب کر
جو میرے حق میں، قُرب ترے کی دُعا کرے

مکرم لقمان محمد خان صاحب

شہید وطن مکرم محمد صابر طاہر سہرانی صاحب بلوچ

پاکستان بننے سے لے کر آج تک خدا تعالیٰ کے فضل سے پاکستانی احمدیوں نے ہمیشہ وطن سے محبت کا ثبوت قول و فعل سے دیا ہے۔ خاص طور پر اس پاک مٹی کی اور اس میں بسنے والے ہر شہری کی جان و مال اور عزت کی حفاظت کے لئے اپنی جان کے نذرانے پیش کئے ہیں جو ایک لمبی تاریخ ہے۔

مگر آج خاکسار ایک ایسے احمدی نوجوان کا ذکر خیر کرے گا جس نے 5 مئی 2013ء کو اپنے وطن کو دہشتگردی سے پاک کرنے کے لئے اپنی جان قربان کر کے وطن سے احمدیوں کی محبت کا عملی ثبوت پیش کیا۔

عزیزم محمد صابر طاہر صاحب مؤرخہ 5 مئی 2013 وزیرستان کے علاقہ رزمک (ثرولی) کے مقام پر اپنی ڈیوٹی ادا کر رہے تھے کہ دہشت گرد اس کے وطن کے سکون اور امن کو برباد نہ کر سکیں کہ دہشت گردوں کی طرف سے رکھے ہوئے ایک بم کے پھٹنے کی وجہ سے اس نے وطن پر جان نثار کر دی۔

تقریباً 1990ء کے قریب مکرم خان محمد صاحب امیر ضلع ڈیرہ غازی خان والدہ محترمہ امۃ الرشید صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ضلع ڈیرہ غازی خان نے ایک بہت ہی خوبصورت گورا گول مٹول پیارا سا بچہ گھر ڈیرہ غازی خان لائے اور ہم بہن بھائیوں سے کہا کہ آج سے یہ آپ کا بھائی ہے اور اس کا نام صابر ہے اور یہ ہمارے ساتھ رہے گا اور پڑھے گا۔ چند سال یہ بچہ ہمارے ساتھ رہا میری والدہ کا بہت لاڈلا تھا محنتی وفا شعار اور ایماندار سچا بچہ تھا گاؤں بستی سہرانی ڈیرہ غازی خان سے آنے کی وجہ سے بہادر تھا اکثر بچے رات کو اندھیرے سے ڈرتے ہیں مگر یہ بغیر کسی ڈر کے ہر جگہ چلا جاتا تھا۔ تھوڑا عرصہ ہمارے ساتھ رہا مگر بہت سی پیاری یادیں چھوڑ گیا۔

1983ء میں پیدا ہونے والا یہ محمد صابر طاہر 27 مارچ 2000ء کو 70 پنجاب رجمنٹ پاک آرمی میں بھرتی ہوا اور ایک بہادر، نڈر اور محنتی فوجی نوجوان ثابت ہوا۔ چھٹی پر گھر آتا تو ہماری طرف ضرور آتا اور والدہ کو امی جان کہتا تھا ان سے ملتا اور کہتا کہ اس کے افسر اس سے بہت خوش رہتے ہیں اور دعا کے لئے کہتا کہ اللہ تعالیٰ مجھے عظیم انسان بنائے واقعی وہ عظیم انسان بن گیا۔

محمد صابر طاہر شہید سیاچین، مردان، حیدرآباد، عمر کوٹ اور ملتان تعینات رہا اور شہادت کے وقت وزیرستان رزمک گردائی پوسٹ پر تعینات تھا۔

10 مارچ 2013ء کو گھر چھٹی پر آیا اور 30 اپریل 2013ء کو ڈیوٹی پر جانے لگا تو ان کی والدہ نے کہا کہ انتخاب کی وجہ سے ملک کے حالات خراب ہیں آپ ابھی نہ جاؤ تو اس نے کہا اس دفعہ میرا جانا ضروری ہے میں شہید ہو کر واپس آ جاؤں گا۔ ان کی والدہ نے کہا کہ اگر شہید ہونا ہے تو تمہاری جگہ پر میں چلی جاتی ہوں۔ محمد صابر نے کہا شہیدوں کی لسٹ میں میرا نام ہے آپ کیسے جا سکتی ہیں۔

4 مئی کو محمد صابر طاہر صاحب کی بھانجی صدف سحر نے جس کی عمر 10 سال ہے خواب میں دیکھا کہ محمد صابر طاہر سفید کپڑے پہنے ہوئے آئے ہیں کپڑوں پر خون کے نشان ہیں یہ بچی خواب میں انہیں ملنے لگی تو کہا مجھے چھوڑ دو میں چلا گیا ہوں۔

5 مئی کو موصوف اپنی ڈیوٹی ادا کر رہے تھے کہ دہشت گردوں کی طرف سے رکھا ہوا ایک بم پھٹا جس سے محمد صابر طاہر اور ان کا غیر از جماعت ساتھی محمد مرسلین صاحب شہید ہو گئے۔ ان کی شہادت ثرولی کے مقام پر ہوئی۔ پشاور سے ملتان بذریعہ ہیلی کاپٹر انہیں لایا گیا اور پھر ایک فوجی دستہ انہیں ڈیرہ غازی خان لایا۔ پاکستانی پرچم میں لپٹے ہوئے تابوت میں آپ کو رکھا ہوا تھا مکرم ملک منور احمد قمر مربی سلسلہ ضلع ڈیرہ غازی خان نے شہید کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں فوج کے بریگیڈیئر بابر خان صاحب صوبیدار محمد شوکت صاحب کے علاوہ غیر از جماعت لوگوں کی بہت بڑی تعداد نے شرکت کی۔ میڈیا والے بھی موجود تھے۔ فوجی اعزاز کے ساتھ ان کی تدفین ہوئی۔ اخبارات میں بھی اس کا ذکر کیا گیا۔ شہید نے بوڑھے والدین کیعلاوہ بیوہ اور بھائی بہن چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ شہید کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب

ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کا حکم ہے

بچوں کی دعاؤں سے والدین کے جنت میں درجات بھی بلند ہوتے ہیں

سورۃ الاحقاف میں بیان ہے:

’’اور ہم نے انسان کو اپنے والدین سے احسان کی تعلیم دی تھی کیوں کہ اس کی ماں نے اس کو تکلیف کے ساتھ پیٹ میں اٹھایا تھا اور پھر تکلیف کے ساتھ اس کو جنا تھا۔‘‘

سورۃ العنکبوت میں فرمایا:

’’اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے‘‘

سورۃ لقمان میں فرمایا:

’’اور ہم نے یہ کہتے ہوئے کہ میرا اور اپنے والدین کا شکریہ ادا کر انسان کو اپنے والدین کے متعلق احسان کرنے کا تاکیدی حکم دیا تھا‘‘

ہر آیت کریمہ میں ’’احسان‘‘ کا حکم دیا گیا ہے اور احسان کا مطلب یہ نہیں ہے کہ نیکی کر کے احسان جتانا۔ یہاں پر احسان سے مراد ان کے ساتھ نیکی کرنا، حسن سلوک کرنا مراد ہے۔ بار بار حسن سلوک کی تاکید اور حکم ہے اور وجہ بھی اکثر آیات میں بتائی ہے کہ تمہاری ماں نے کس طرح تکلیف کے ساتھ تمہیں جنم دیا۔ یہ دردانگیز کیفیت بھی رحم کے جذبات کو ابھارنے کے لئے بتائی۔ مگر پھر بھی بہتیرے بدقسمت ہیں جو اپنے والدین کے ساتھ مروت اور حسن سلوک سے پیش نہیں آتے۔

دیکھئے رحمت للعالمین کی تعلیم ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کے بارے میں کیا ہے۔

حضرت اسماءؓ فرماتی ہیں کہ میری بوڑھی والدہ میرے پاس آئیں اس وقت وہ مشرکہ تھیں۔ میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی کہ میرے پاس میری والدہ آئی ہیں اور وہ اسلام سے متنفر ہیں کیا میں ان کے ساتھ حسن سلوک کروں، ان کے ساتھ نیکی کا سلوک کروں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں تم اپنی ماں کے ساتھ صلہ رحمی کرتی رہو۔ (بخاری)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور پوچھا اے خدا کے رسول! نیک سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا تیری ماں۔ اس نے پوچھا پھر کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا تیری ماں۔ اس نے پوچھا پھر کون ہے؟ ارشاد فرمایا تیری ماں۔ اس نے کہا پھر کون؟ تو آپؐ نے فرمایا تیرا باپ۔

(الادب المفرد)

ایک شخص کو آنحضرت ﷺ نے فرمایا تمہاری والدہ زندہ ہے؟ اس نے عرض کی جی ہاں آپؐ نے فرمایا جاؤ اور ان کی خدمت میں لگے رہو۔

حضرت ابوطفیلؓ کہتے ہیں کہ میں نے جعرانہ کے مقام پر نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپؐ گوشت تقسیم فرما رہے تھے اتنے میں ایک خاتون آئیں اور نبی کریم ﷺ کے بالکل قریب پہنچ گئیں آپؐ نے ان کے لئے اپنی چادر بچھا دی وہ اس پر بیٹھ گئیں۔ میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ نبی ﷺ کی وہ ماں ہیں جنہوں نے آپؐ کو دودھ پلایا تھا۔

والدین کی خدمت کے چند واقعات

اب میں آپ کو چند ایسے واقعات بتاتا ہوں کہ جنہوں نے اپنے والدین کی خدمت کی۔ اطاعت کی۔ انہیں خدا تعالیٰ نے پھر کتنے بڑے بڑے مراتب عطاء کئے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپؐ فرماتے تھے ان لوگوں میں سے جو تم سے پہلے تھے تین آدمی کسی سفر پر نکلے یہاں تک کہ ایک غار میں رات بسر کرنے داخل ہوگئے۔ اوپر سے ایک پہاڑ کا بڑا پتھر گرا اور انہیں غار میں بند کر دیا۔ اس پر وہ کہنے لگے کہ اس پتھر سے ہمیں کوئی نجات نہیں دے گا ہاں تم اللہ تعالیٰ سے اپنے نیک اعمال کا واسطہ دے کر دعا کرو تو یہ مشکل حل ہوسکتی ہے۔ تب ان میں سے ایک شخص نے کہا اے میرے اللہ! میرے ماں باپ بہت بوڑھے تھے اور میں ان سے پہلے کسی اور کو دودھ نہ پلاتا تھا۔ نہ بال بچوں کو، نہ نوکروں کو، ایک دن میں کسی چیز کی تلاش میں دور نکل گیا اور شام کو اس وقت واپس آیا کہ وہ (والدین) سو گئے تھے میں نے اُن کے لئے ان کے شام کے پینے کا دودھ دوھا مگر انہیں سویا ہوا پایا اور میں نے پسند نہ کیا کہ ان سے پہلے بال بچے یا لونڈی غلام کو دودھ پلاؤں میں ٹھہر گیا۔ پیالہ میرے ہاتھ میں تھا میں اُن کے جاگنے کا انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ جب خوب صبح ہوگئی اور وہ دونوں جاگ اٹھے تو انہوں نے دودھ پیا۔ اے میرے اللہ اگر میں نے یہ عمل تیری خوشنودی کے لئے کیا تھا تو اس پتھر کی وجہ سے جس مصیبت میں ہم ہیں وہ ہم سے دور کر اس پر وہ پتھر سرک گیا۔ اسی طرح باقی دونوں نے بھی اپنا اپنا نیک عمل بیان کیا اور پتھر سرکتا رہا یہاں تک کہ وہ غار سے نکل گئے۔

(بخاری کتاب الاجارہ)

دوسرا واقعہ

حضرت اویس قرنیؓ کا ہے۔ یہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں تھے مگر آپؐ کی زیارت کے لئے نہ آسکے۔ اس کی وجہ یہ کہ آپ اپنی والدہ صاحبہ کی خدمت میں لگے رہتے تھے۔ اور اس وجہ سے آپؐ کی زیارت نہ کر سکے۔ حالانکہ حضرت اویس قرنیؓ نبی کریمؐ کی محبت میں بھی اپنے آپ کو فنا کر چکے تھے وہ بڑا مشہور واقعہ آپ نے ضرور پڑھا ہوگا کہ جب انہیں معلوم ہوا کہ احد کی جنگ میں رسول خدا کے دو دانت مبارک شہید ہوگئے ہیں تو فرط محبت سے انہوں نے اپنے دانت توڑ لئے۔ کہتے ہیں کہ ہر دانت توڑنے پر یہی کہتے تھے پتہ نہیں رسول اللہؐ کا کون سا دندان مبارک تھا۔ پھر اگلا توڑ دیتے اور اس طرح سارے دانت انہوں نے توڑے۔

یہی وجہ والدہ کی خدمت اور رسول خدا کی محبت۔ کہ آنحضرت ﷺ نے صرف دو شخصوں کو اپنا سلام پہنچانے کے لئے امت کو کہا اُن میں سے ایک حضرت اویس قرنیؓ ہیں۔

تیسرا واقعہ

حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ کا ہے کہ جب انہوں نے سفر اختیار کیا اور والدہ نے 40 دینار ان کی صدری میں سی دیئے اور ساتھ ہی نصیحت کی کہ بیٹا کسی صورت میں بھی جھوٹ نہیں بولنا۔ تو جب قافلہ پر ڈاکہ پڑا اور سب قافلے کا سامان لٹ گیا تو جب چور سید عبدالقادر جیلانی کے پاس آئے تو انہوں نے کہا کہ میرے پاس 40 دینار ہیں۔ چنانچہ وہ انہیں پکڑ کر اپنے سردار کے پاس لے گئے ماں کی نصیحت کا اثر اور سچ بولنے کا اثر، ماں کے ساتھ کیے گئے وعدہ کا اثر اس سردار پر ایسا پڑا کہ وہ بھی مسلمان ہوگیا اور قافلے کے سارے سامان کو واپس کر دیا گیا اور آج آپ کا لقب غوث اعظمؒ ہے۔

چوتھا واقعہ

حضرت چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب خود بیان کرتے ہیں کہ ’’میں نے کبھی بھی اپنے والد کے حکم سے سرتابی نہیں کی۔ ایک دن والد نے مجھے ڈانٹا کہ تم سکول کیوں نہیں گئے اور حکم دیا کہ ابھی بستہ اٹھاؤ اور سکول جاؤ۔ میں فوراً تعمیل حکم میں سکول چل دیا۔ حالانکہ سکول بند تھا۔ سکول سے واپس آیا تو والد کے دریافت کرنے پر میں نے عرض کیا کہ آج سکول میں تعطیل ہے‘‘۔ سکول بند تھا۔ چھٹی تھی پھر بھی والد کے حکم پر سکول چلے گئے۔ چون و چرا نہیں کی کہ ابا جان سکول میں چھٹی ہے۔ چنانچہ حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو اللہ تعالیٰ نے پھر کیا مرتبہ بلند عطا فرمایا کہ آپ عالمی عدالت ہیگ کے صدر بھی بنے۔ بے شمار قومی خدمات سرانجام دیں۔ ریاض الصالحین کا انگریزی میں ترجمہ کیا اور بہت سی کتب کے آپ مصنف ہیں۔

دنیا میں اور بھی ہزاروں واقعات ہوں گے سب کو بیان کرنا مشکل ہے۔ مگر جس کسی نے بھی والدین کی خدمت کی، اُن کی اطاعت کی خدا نے انہیں بغیر اجر کے نہیں چھوڑا، اس وجہ سے قرآن کریم نے یہ دعا بھی سکھلائی ہے کہ بچوں کو چاہئے کہ اپنے والدین کے لئے دعا کرتے رہیں۔

’’رب ارحمهما كما ربياني صغيرا‘‘

اے پروردگار ان دونوں پر رحم فرما جس طرح ان دونوں نے بچپن میں میری پرورش فرمائی تھی۔

(بنی اسرائیل)

بچوں کی دعاؤں سے والدین کے جنت میں درجات بھی بلند ہوتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ مرنے کے بعد جب میت کے درجات بلند ہوتے ہیں تو وہ حیرت سے پوچھتے ہیں کہ یہ کیوں کر ہوا۔ خدا کی جانب سے اسے بتایا جاتا ہے کہ تمہاری اولاد تمہارے لئے مغفرت کی دعا کرتی رہی اور خدا نے اسے قبول کرلیا۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ جب انسان فوت ہوجاتا ہے تو اس کی مہلت اعمال ختم ہو جاتی ہے۔ تین چیزیں ایسی ہیں کہ مرنے کے بعد بھی اسے فائدہ پہنچاتی ہیں ایک صدقہ جاریہ۔ دوسرے اس کا علم جس سے لوگ فائدہ اٹھا رہے ہوتے ہیں۔ تیسرے اس کی نیک اولاد جو اس کے لئے دعا مغفرت کرتی ہے۔

حدیث میں یہ بھی آتا ہے کہ ماں باپ کے فوت ہو جانے کے بعد ان کے لئے دعائے مغفرت، ان کی طرف سے صدقہ وخیرات کرنا بھی انہیں پہنچتا ہے۔ نیز والدین کے دوستوں اور اقرباء سے بھی حسن سلوک کرنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ سب پر رحم فرمائے اور سب کے ماں باپ کو تادیر سلامت رکھے۔ اور اولاد کو اپنے ماں باپ کا مطیع وفرمانبردار بنائے۔ جس سے خدا تعالیٰ کی خوشنودی نصیب ہو۔ آمین۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم رانا بشارت احمد اکبر صاحب ناصر آباد غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے فراست احمد شہباز عمر سات سال نے قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ مورخہ یکم جولائی 2013ء کو خاکسار نے گھر میں آمین کروانے کا انتظام کیا اور بچہ سے مکرم پروفیسر مبارک احمد عابد صاحب صدر محلّہ ناصر آباد غربی نے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور دعا کروائی۔ بچہ کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ محترمہ نورین اختر صاحبہ کو نصیب ہوئی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو قرآن کریم سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ مریم حناء شاہ صاحبہ ترکہ مکرم میر نعیم اللہ صاحب)

مکرمہ مریم حناء شاہ صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند محترم میر نعیم اللہ صاحب وفات پا چکے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 6 بلاک نمبر 16 محلّہ دارالصدر ربوہ برقبہ 1 کنال، 7 مرلے اور 174 مربع فٹ میں سے 9 مرلہ 57 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ خاکسار کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ مریم حناء شاہ صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرمہ فاریہ میر صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرم ہمایوں محمود اللہ میر صاحب (بیٹا)
4۔ مکرم مصطفیٰ احمد میر صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہٰذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم خالد محمود صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع لاہور کے دورہ پر ہیں احباب جماعت و اراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

سہ روزہ تربیتی پروگرام

(مجلس خدام الاحمدیہ دارالفتوح شرقی ربوہ)

مکرم عامر احمد شفیق صاحب زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دارالفتوح شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ دارالفتوح شرقی ربوہ کو اپنا سہ روزہ تربیتی پروگرام مورخہ 21 تا 23 جون 2013ء منعقد کروانے کی توفیق حاصل ہوئی۔ اس کا آغاز 21 جون کو باجماعت نماز تہجد سے کیا گیا۔ نماز فجر کے بعد محترم طاہر احمد کاشف صاحب مربی سلسلہ نے دعا کے ساتھ پروگرام کا باقاعدہ افتتاح کیا۔ مختلف علمی اور ورزشی مقابلہ جات کا انعقاد کیا گیا۔ نماز باجماعت کے علاوہ علمی مقابلہ جات میں تلاوت قرآن کریم، تقریر، دینی معلومات، نداء پیغام رسانی اور معلومات عامہ کے مقابلہ جات شامل تھے جبکہ ورزشی مقابلہ جات میں دوڑ 100 میٹر، سلو سائیکلنگ، لانگ جمپ، کرکٹ، فٹ بال، رسہ کشی اور والی بال کے مقابلہ جات کروائے گئے۔ نیز کبڈی کا ایک نمائشی میچ بھی کروایا گیا کلواً جمیعاً اور اجتماعی وقار عمل بھی کروایا گیا۔ اختتامی تقریب مورخہ 28 جون 2013ء کو بیت الذکر دارالفتوح شرقی میں بعد نماز مغرب و عشاء منعقد ہوئی۔ اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر رشتہ ناطہ تھے۔ تلاوت قرآن کریم، عہد اور نظم کے بعد مکرم مبارز نجیب صاحب منتظم اعلیٰ نے سہ روزہ تربیتی پروگرام کی رپورٹ پیش کی۔ جس کے بعد محترم مہمان خصوصی نے اعزاز پانے والے خدام میں انعامات تقسیم کئے۔ اور نصائح فرمائیں۔ پھر مکرم عبدالکبیر قمر صاحب نائب مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ نے اپنے اختتامی کلمات میں مہمانان اور شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ آخر پر محترم مہمان خصوصی نے اجتماعی دعا کروائی اور اس طرح یہ اختتامی تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ دعا کے بعد تمام مہمانان کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

عطیہ خون خدمت خلق ہے

سالانہ تربیتی و فنی کلاس

(مجلس نابینا ربوہ)

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس نابینا ربوہ کو اپنی سالانہ تربیتی و فنی کلاس مورخہ 22 تا 29 جون 2013ء بمقام ہال مجلس انصار اللہ مقامی ربوہ منعقد کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ 22 جون کو صبح ساڑھے 7 بجے محترم مشہود احمد صاحب نائب ناظر تعلیم نے قیمتی نصائح اور دعا کے ساتھ کلاس کا باقاعدہ افتتاح کیا۔

دوران کلاس صبح 7 بجے سے 11 بجے تک روزانہ کلاس کا پروگرام ہوتا رہا جس میں سالانہ نصاب کے مطابق قرآن، حدیث، کلام، اردو، انگلش بول چال، عربی اور بریل سکھانے کے علاوہ چارپائیاں اور کرسیاں بننا سکھائی جاتی رہیں، روزانہ ایک کیسٹ سنائی جاتی رہی اور ہر روز دو بزرگ مہمانان سے ملاقات، تبادلہ خیالات اور ریفریشمنٹ ہوتی رہی۔ 24 جون کو شام 5 بجے بیوت الحمد پارک میں پکنک، دوڑ نابینا، دوڑ ہاف نابینا، چھلانگ، کلائی پکڑنا، شخصی شناخت، لمبا سانس، میوزیکل چیئر، ثابت قدمی اور مشاہدہ و معائنہ کے مقابلہ جات کروائے گئے۔ 27 جون کو ایوان ناصر میں محفل مشاعرہ ہوئی جس میں چار ممبران شعراء کے علاوہ ربوہ کے شاعر احباب نے بھی شرکت کی۔ 29 جون کو علمی مقابلہ جات اور کلاس کے امتحان ہوئے۔

اس روز بعد نماز عصر ساڑھے 5 بجے ایوان محمود کے سیمینار ہال میں اختتامی تقریب و تقسیم انعامات منعقد ہوئی جس کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ تھے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم بشارت محمود صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے مجلس نابینا ربوہ کی کارکردگی پر مشتمل سالانہ رپورٹ اور اپنے بھائیوں کی فلاح و بہبود اور تعلیم و تربیت کے لئے کئے گئے کاموں کا ذکر کیا۔ بلائینڈ سیکشن میں تقریباً 1260 افراد تشریف لائے اور معلومات حاصل کیں۔ مکرم حافظ محمد ابراہیم عابد صاحب مربی سلسلہ و جنرل سیکرٹری مجلس نابینا ربوہ کو خدا کے فضل سے بطور نمائندہ جلسہ سالانہ یو۔کے 2012ء میں شرکت کرنے کی توفیق ملی۔ حضور انور نے ممبران و معاونین مجلس نابینا ربوہ کے لئے رومال اور محبت بھرا سلام کا تحفہ بھجوایا۔ محترم حافظ صاحب کو اس دوران سن رائز بلائینڈ انسٹیٹیوٹ لندن میں بھی جانے اور معلومات حاصل کرنے کا موقع ملا۔ ماہ اکتوبر 2012ء میں دارالضیافت میں ایک خصوصی تقریب میں مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے اراکین مجلس اور معاونین میں یہ متبرک رومال تقسیم کئے۔

مجلس نابینا ربوہ نے خدمت خلق کے تحت 650 افراد کو تحائف وغیرہ دئے۔ 5 نابینا افراد کی شادی کے اخراجات میں ان کی مدد کی گئی اور یہ کل رقم 2 لاکھ 25 ہزار روپے بنتی ہے۔ اس کے علاوہ عید کے موقع پر ممبران مجلس نابینا میں تحائف راشن اور نقد عیدی بھی تقسیم کی گئی۔ فضل عمر ہسپتال اور طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں 80 افراد کا مفت علاج کروایا گیا۔ سال کے دوران مجلس نابینا ربوہ کے کل 50 اجلاس ہوئے۔ جماعتی اجلاسات کی تعداد 16 ہے اور قومی تہواروں کے موقع پر 8 اجلاس منعقد ہوئے۔ سیرت النبی ﷺ، یوم مسیح موعود، یوم مصلح موعود اور یوم خلافت کے جلسے بھی منعقد کروائے گئے۔

مجلس نابینا کے 2 اراکین نے کمپیوٹر کورس کیا اور ایک رکن مجلس کو محکمہ سوئی گیس میں مستقل ملازمت بھی مل گئی ہے۔ ایک رکن چارپائیاں اور کرسیاں بن کر اچھی اور معقول روزی کما رہا ہے۔ ایک رکن مجلس جو خاتون ہیں وہ بی سی ایس کر رہی ہیں اور ایک خاتون رکن مجلس فارمیسی کر رہی ہیں۔ حضرت مسیح موعود کی کتب کی سی ڈیز پر آڈیو ریکارڈنگ سے نابینا بھائی مستفیض ہو رہے ہیں۔ مجلس کی طرف سے روزنامہ الفضل میں 30 اعلانات شائع ہوئے اور 30 اجلاسات کی رپورٹس شائع ہوئیں۔ ایک دوست رکن مجلس نابینا مکرم فرقان الیاس صاحب پی ٹی وی میں سرکاری ملازم ہیں۔ اسی طرح مکرم حافظ محمود احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ و صدر مجلس نابینا ربوہ ہڈیارہ ضلع لاہور میں خدمت بجا لا رہے ہیں۔

رپورٹ کے بعد محترم مہمان خصوصی نے دوران کلاس علمی و ورزشی مقابلہ جات میں اعزاز پانے والے اور سالانہ حسن کارکردگی دکھانے والے ممبران اور معاونین میں انعامات تقسیم کئے۔ اور آخر پر اجتماعی دعا کے ساتھ یہ سالانہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ تمام مہمان اور شرکاء کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم منور احمد ججہ صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے کراچی کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت و اراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

اوقات کار رمضان المبارک
صبح 7 بجے تا شام 5 بجے
بھٹی ہومیو پیتھک کلینک
رحمت بازار ربوہ فون: 0333-6568240

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

23 جولائی 2013ء

12:10 am	تلاوت قرآن کریم
1:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 19 جولائی 2013ء
2:10 am	درس القرآن 20 جنوری 1997ء
3:45 am	درس حدیث
4:00 am	المائدہ
4:30 am	تلاوت قرآن کریم
5:30 am	عالمی خبریں
5:50 am	درس ملفوظات
6:00 am	درس القرآن
7:50 am	تلاوت قرآن کریم
8:40 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 19 جولائی 1997ء
9:35 am	المائدہ
10:15 am	سیرت النبی ﷺ
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
12:15 pm	یسرنا القرآن
12:45 pm	رمضان المبارک
1:00 pm	ان سائیٹ
1:45 pm	بائبل کے بارہ میں ایک مذاکرہ
2:10 pm	علم الابدان
2:45 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	درس القرآن 21 جنوری 1997ء
5:50 pm	تلاوت قرآن کریم
6:30 pm	یسرنا القرآن
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:00 pm	ریئل ٹاک
9:00 pm	پریس پوائنٹ
10:05 pm	نور مصطفوی
10:25 pm	یسرنا القرآن
10:45 pm	عالمی خبریں
11:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 19 جولائی 2013ء

24 جولائی 2013ء

1:10 am	رمضان المبارک
1:35 am	ان سائیٹ
2:05 am	درس القرآن 21 جنوری 1997ء
3:35 am	علم الابدان
4:05 am	تلاوت قرآن کریم
5:05 am	عالمی خبریں
5:30 am	نور مصطفوی
6:00 am	درس القرآن 21 جنوری 1997ء
7:50 am	تلاوت قرآن کریم
8:45 am	پریس پوائنٹ
9:55 am	علم الابدان
10:30 am	رمضان المبارک
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
12:05 pm	الترتیل
1:10 pm	ریئل ٹاک
2:05 pm	سیرت النبی ﷺ
3:05 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	درس القرآن 22 جنوری 1997ء
5:50 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
6:10 pm	الترتیل
6:55 pm	Shotter Shondhane
8:00 pm	دینی وفقہی مسائل
8:30 pm	فیتھ میٹرز
9:15 pm	Quranic Archaeology
9:55 pm	سیرت وسوانح حضرت مسیح موعود
10:35 pm	الترتیل
11:05 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	ریئل ٹاک

25 جولائی 2013ء

12:25 am	تلاوت قرآن کریم
1:15 am	دینی وفقہی مسائل
1:50 am	Quranic Archaeology
2:30 am	درس القرآن 22 جنوری 1997ء
4:05 am	تلاوت قرآن کریم
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	الترتیل
5:50 am	درس القرآن 22 جنوری 1997ء
7:15 am	دینی وفقہی مسائل
7:45 am	تلاوت قرآن کریم
8:35 am	سیرت وسوانح حضرت مسیح موعود
9:10 am	فیتھ میٹرز
10:05 am	سیرت النبی ﷺ
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
12:00 pm	درس حدیث
12:10 pm	یسرنا القرآن
12:45 pm	قرآن سب سے اچھا
1:15 pm	اسلامی مہینوں کا تعارف
1:35 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
2:45 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	درس القرآن 23 جنوری 1997ء
5:40 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
6:35 pm	Shotter Shondhane Live
9:10 pm	اسلامی مہینوں کا تعارف
9:30 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	اسلامی مہینوں کا تعارف

ضرورت اساتذہ

نظارت تعلیم کے تحت سکولز اور کالجز میں سائنس اور انگلش کیلئے ٹیچرز درکار ہیں۔ خواہشمند مرد و خواتین درخواست جمع کروا سکتے ہیں۔ درخواست دہندہ کی کم از کم تعلیمی قابلیت بی اے یا بی ایس سی فرسٹ ڈویژن ہو۔ درخواست دینے کیلئے اپنی تمام تعلیمی اسناد اور شناختی کارڈ کی نقول اور نظارت تعلیم کے شائع شدہ ملازمت کے فارم پر صدر/امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ جمع کروائیں۔ نظارت تعلیم کے شائع شدہ فارم پر مکمل کوائف نہ ہونے کی صورت میں درخواست پر کارروائی نہ کی جائے گی۔ درخواست فارم نظارت تعلیم ربوہ سے لئے جاسکتے ہیں۔

(نظارت تعلیم)

ربوہ میں سحر و افطار 13 جولائی

انتہائے سحر	3:34
طلوع آفتاب	5:10
زوال آفتاب	12:14
وقت افطار	7:18

اوقات رمضان المبارک

صبح 7:30 بجے تا 1 بجے دوپہر شام 5:30 تا 6:30 بجے

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

Ph:047-6212434

فاتح جیولرز

www.fatehjewellers.com

Email:fatehjeweller@gmail.com

ربوہ فون نمبر: 0476216109

موبائل 0333-6707165

CASA BELLA

Home Furnishers

Master Craftmanship

FURNITURE
13-14, Silkot Block
Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36668937, 36677178
E-mail: mrahmad@hotmail.com

FABRICS
1- Gilgit Block
Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36660047, 36650952

A Complete Range of Furniture, Accessories Wooden Flouring.

FR-10

سمیع سٹیل ٹریڈرز

مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز

اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز

ڈیلرز: G.P.-C.R.C.-H.R.C شیٹ اینڈ کوائل

گرمیوں کی گرم ہواؤں میں، آجائیں صاحب جی کی چھاؤں میں

صاحب جی فیبرکس

ریلوے روڈ ربوہ +92-47-6212310

www.sahibjee.com

Rehman Rubber Rollers & Engineering Works

Manufacturers:

Paper, Chip Board and Tanneries Rolls

Marketing Managing Director:

Mujeeb-ur-Rehman
0345-4039635

Naveed ur Rehman
0300-4295130

Band Road Lahore.

Skylite Institute of Information Technology (Educating People For Future)

خوشخبری

بیرون ممالک اعلیٰ تعلیم کے خواہشمند طلباء کے لئے

سپوکن انگلش کورس

ایڈوانس کورسز
☆ موبائل ایپلیکیشن ڈویلپمنٹ
☆ ایس ای او

ادارہ کی جانب سے مندرجہ ذیل کمپیوٹر کورسز میں داخلے جاری ہیں۔
☆ کمپیوٹر بیسکس ☆ مائیکروسافٹ آفس ☆ گرافکس ڈیزائننگ ☆ ویب ڈویلپمنٹ
کامیاب طلباء کے لئے سکائی لائٹ کمیونیکیشن میں جاب حاصل کرنے کے مواقع
آج ہی تشریف لائیں اور کورسز کے بارے میں مکمل رہنمائی حاصل کریں۔

نظارت تعلیم سے منظور شدہ
UPS، اور جنریٹر کی سہولت
ائرکنڈیشنڈ کلاس رومز
کوالیفائیڈ ٹیچرز

4/14. 2nd Floor, Gole Bazar Rabwah, PH: 047-6211002, 03334407321